رزق میں برکت کے وظائف

مُفسرِ اعظمِ پاکستان، شیخ الحدیث والقرآن پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مُفتی محمد فیض احمد اُویسی

www.faizahmedowaisi.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ

رزق میں برکت کے وظائف

از

شمس المصنفین، فیضِ ملّت، مُفسرِ اعظم پاکستان،خلیفہ مفتی اعظم ہند

حضرت علامہ ابو الصالح مفتی **محمد فیض احمد اُویسی رضوی** محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہ

نوٹ: اگر اس کتاب میں کمپوزنگ کی کوئی بھی غلطی پائیں تو برائے کرم مندرجہ ذیل ای میل ایڈریس پر مطلع کریں تاکہ اُس غلطی کی تصحیح کرلی جائے۔ (شکریہ)

admin@faizahmedowaisi.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حمدًا لک یا رحیم یا رحمٰن صلوٰۃ وسلاماً علیک یا نبی آخر الزمان

امابعد! عرصہ سے امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک عربی رسالے کا متلاشی تھا جس میں انہوں نے تنگدستی کا روحانی علاج بتایا ہے فقیر الحمد للّٰہ اس موضوع پر پہلے بھی بہت کچھ جمع کر چکا تھا اسی لئے اِسے صرف علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے رسالہ کا ترجمہ سمجھئے بلکہ اُویسی کے اضافات بھی ساتھ تصور میں رکھیئے اور ساتھ ہی عقیدہ مضبوط کیجئے کہ روحانیت اور اہلِ روحانیت اور اُن کے تمام اوراد اور تمام اعمال اور دُعائیں سچی اور برحق ہیں لیکن دنیوی اسباب بھی جاری رکھیں۔

تجربہ شاہد ہے کہ آج کل اکثر مسلمان کاہل وجود ہو گئے ہیں ان سے محنت اور کوشش نہیں ہو سکتی اور محض یہی دعائیں پڑھ کر انتظار کرنے لگتے ہیں کہ غیب سے رزق آجائے گا اور خزانۂ الٰہی سے دولت برسنے لگے گی۔ ان اعمال اور دعاؤں کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ اسباب کو ہاتھ نہ لگاؤ اور دَم دُرود سے جیب بھر لو بلکہ یہ مطلب ہے کہ انسان ظاہری محنت اور کوشش بھی کرے اور یہ دعائیں پڑھ کر پروردگار کی امداد و برکت بھی چاہے۔ محض اس بھروسہ پر نہ بیٹھا رہے کہ اِن دعاؤں کی برکت سے ہاتھ پاؤں ہلائے بغیر روپیہ آجائے گا، قرضہ اتر جائے گا اور مفلسی دُور ہو جائے گی۔ یہ تو اُس بیوقوف کی طرح ہو گا کہ دوگانہ پڑھ کر بیٹھا انتظار کر رہا تھا کہ کب مجھے معراج کے لئے جبریل علیہ السلام لینے آئیں گے میں نے اس قسم کے نکمّے، سست اور بے کار بڑے دیکھے ہیں جو رات دِن صرف وظیفے پڑھتے رہتے ہیں اور حلال روزی کمانے کے لئے ہاتھ پاؤں سے محنت نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشادِ پاک ہے:

وَاَنۡ لَّیۡسَ لِلۡاِنۡسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی (1)

ترجمہ: اور یہ کہ آدمی نہ پائے گا مگر اپنی کوشش۔

انتباہ: اس غلط فہمی میں نہ پڑیں کہ ہم کو محنت و سعی کے بغیر یہ دعائیں پڑھنے سے غیبی خزانے مل جائیں گے بلکہ جو سعی اور محنت بھی جاری رکھیں اور یہ دُعائیں بھی پڑھیں 'انشاءاللہ' اللہ تعالیٰ ان کی مفلسی ضرور دُور فرمائے گا۔

تنگدستی دُور کرنے کے عملی گُر: میں نے معاشرہ میں گہری نظر ڈال کر تجربہ کیا ہے کہ تنگدستی یا قرض داری عموماً بے کاری اور فضول خرچی سے پیدا ہوتی ہے۔ سب سے پہلے اس کی کوشش کرنی چاہیے کہ زندگی کا ایک منٹ بھی بے کار اور ضائع نہ ہو اور اس کے بعد اپنے مصارف کو دیکھنا چاہیے کہ اس میں کتنی فضول خرچی ہوتی ہے اور ایسے کتنے خرچ ہیں کہ ان کو بند کر دیا جائے تب بھی گزارا ہو سکتا ہے۔ کچھ ضرورت نہیں ہے کہ کھانے میں کئی قسم کے سالن ہوں اگر قرض کا بار ہے تو ایک ہی سالن پر گزراوقات کر لینا چاہیے۔ ایسے ہی لباس میں بھی سادگی اور کفایت شعاری کا خیال رکھنا چاہیے۔ اگر ہمیشہ اعلیٰ قسم کا کپڑا پہننے کی عادت ہے تو کم قیمت کا کپڑا پہننا چاہیے تاکہ تھوڑی تھوڑی بچت سے قرضہ کا بار اُتر جائے۔

---

(1) النجم: ۳۹/۵۳

مختصر یہ کہ یہ احتیاطیں بھی ہوں اور دعائیں بھی پڑھی جائیں پھر انشاء اللّٰہ تعالیٰ ان دعاؤں کی تاثیر ہر شخص کو نظر آجائے گی اور آسمانی برکتیں عامل ادعیہ پر نازل ہوں گی۔

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاولپور۔پاکستان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للّٰہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لانبی بعدہٗ

ارشاداتِ رسول ﷺ: رسول اللہ ﷺ کی پیروی میں سمجھئے۔

(۱) عن أبي هريرة، أن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم، قال:"قال ربكم عز وجل: لو أن عبيدي أطاعوني، لأسقيتهم المطر بالليل، وأطلعت عليهم الشمس بالنهار، ولما أسمعتهم صوت الرعد "[2]

یعنی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بزرگ و برتر تمہارا پروردگار فرماتا ہے کہ اگر میرے بندے میری فرمانبرداری کریں تو میں رات کو انہیں بارش سے سیراب کروں دن میں ان پر سورج روشن کروں اور انہیں بادلوں کی گرج نہ سناؤں۔

(۲)عن أبي هريرة، قال: دخل رجل على أهله، فلما رأى ما بهم من الحاجة، خرج إلى البرية، فلما رأت ذلك امرأته قامت إلى الرحى، فوضعتها، وإلى التنور فسجرته، ثم قالت: اللهم ارزقنا. فنظرت فإذا الجفنة قد امتلأت. قال: وذهبت إلى التنور فوجدته ممتلئا. قال: فرجع الزوج، قال: أصبتم بعدي شيئا؟ قالت امرأته: نعم من ربنا. قام إلى الرحى. فذكر ذلك للنبي صلى الله تعالى عليه وسلم فقال: " أما إنه لو لم يرفعها، لم تزل تدور إلى يوم القيامة "[3]

یعنی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی اپنی بیوی کے پاس آیا اس نے اس پر پریشانی کے حالات دیکھے تو وہ جنگل کی طرف نکل گیا یہ دیکھ کر اس کی بیوی چکی کی طرف بڑھی اور اسے لاکر رکھا اور تنور کو دہکایا اور کہنے لگی کہ اے اللہ ہمیں رزق عطاء فرما، اس نے دیکھا تو ہنڈیا بھر چکی تھی تنور کے پاس گئی تو وہ بھی بھرا ہوا تھا تھوڑی دیر میں اس کا شوہر واپس آگیا اور کہنے لگا کیا میرے بعد تمہیں کچھ حاصل ہوا ہے؟ اس

2)مسند احمد، مسند المكثرين من الصحابة، مسند أبى هريرة رضى الله عنه، رقم الحديث:۸۷۰۸، ۳۲۷/۱۴، مؤسسة الرسالة بيروت
3)مسند احمد، مسند المكثرين من الصحابة، مسند أبى هريرة رضى الله عنه، رقم الحديث:۱۰۶۵۸، ۳۸۳/۱۶، مؤسسة الرسالة بيروت

کی بیوی نے کہاہاں ہمارے رب کی طرف سے چنانچہ وہ چکی کے پاس گیااور اسے اٹھالیا۔ نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا اگر وہ چکی اس کی جگہ سے نہ اٹھاتا تو وہ قیامت تک گھومتی ہی رہتی۔

(۳)عن أبي الدرداء، عن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال: " إن الرزق يطلب العبد كما يطلبه أجله "[4]

یعنی ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک رزق انسان کو ایسے تلاش کرتا ہے جیسے موت تلاش کرتی ہے۔

یہ روایت ابو نعیم نے کتاب "حلیۃ الاولیاء"[5] میں روایت کی ہے۔

فائدہ: یعنی پہنچنا دونوں کا یقینی ہے اور جیسے کہ حاجت نہیں ہے کہ ڈھونڈیں جو کچھ مقدر ہے بالضرور پہنچتا ہے۔ ڈھونڈیں یا نہ ڈھونڈیں اگر ڈھونڈیں رزق ڈھونڈنے سے نہیں پہنچتا ڈھونڈنا بھی مقدر ہے یعنی توکّل خدا پر کرنا چاہیے اور یقین کے ساتھ ضامن ہونے اللہ تعالیٰ کے رزق کا رکھنا چاہیے اور اضطراب نہ کرنا چاہیے اور اگر کچھ طلب متوسط کریں واسطے قائم کرنے رسم قبولیت کے ساتھ اعتماد کرنے کے اوپر ضمانت حق کے تو یہ بھی درست ہے۔

جا توکل پر پاؤں نہ مار تیرا رزق تجھے ملے گا اس لئے کہ وہ تجھ پر تجھ سے زیادہ عاشق ہے۔

فائدہ: ملا علی قاری نے بعد الفاظ حدیث کے لکھا: میں کہتا ہوں انسان کا رزق اس کو اس کی موت تک ملتا ہے، اس لئے کہ انسان کو موت رزق پورا ہونے کے بعد ہی آتی ہے۔[6] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ۭ[7]

ترجمہ: اللہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہیں روزی دی پھر تمہیں مارے گا پھر تمہیں جِلائے (زندہ کرے) گا۔

میرک نے منذری سے روایت کیا ہے اس حدیث کو ابن ماجہ نے اپنے صحیح میں اور بزاز نے اور روایت کیا ہے اس کو طبرانی نے ساتھ اسناد جیّد کے۔ مگر یہ کہ اس نے کہا: إن الرزق ليطلب العبد أكثر مما يطلبه أجله۔[8]

یعنی بے شک رزق انسان کو ایسے تلاش کرتا ہے جیسے موت تلاش کرتی ہے۔

بے شک رزق اُسے تلاش کرتا ہے اور یہ مؤید ہے میری تقدیر کی جو اوپر لکھی میں نے اور روایت کی ابو نعیم نے حلیہ میں بطریق مرفوع کے ''لو أن ابن آدم هرب من رزقه كما يهرب من الموت لأدركه رزقه كما يدركه الموت ''۔[9]

یعنی اگر ابن آدم رزق سے ایسے بھاگے جیسے موت سے بھاگتا ہے تب بھی رزق اسکو فقر وفاقہ سے نکال آئے گا جیسے موت آئے گی جہاں بھی کوئی ہو۔[10]

---

4) شعب الإيمان للبيهقى، التوكل بالله عزوجل والتسليم لأمره تعالى فى كل شىء، رقم الحديث: ١١٤٧، ٣١١/٢، مكتبة الرشد الرياض
5) حلية الأولياء وطبقات الأصفياء، فمن الطبقة الأولى من التابعين، اسماعيل بن المهاجر ومنهم...إلخ، ٨٦/٦، دارالكتب العلمية بيروت
6) مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح، كتاب الآداب، باب التوكل والصبر ، رقم الحديث: ٥٣١٢، ٣٣٣٠/٨، دار الفكر، سنة النشر: 1422هـ / 2002م
7) الروم: ٣٠/٣٠
8) مسند البزار، حديث أبى الدرداء عن النبى صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث: ٤٠٩٩، ٣٧/١٠، مكتبة العلوم والحكم ، المدينة المنورة
حلية الأولياء وطبقات الأصفياء، فمن الطبقة الأولى من التابعين، اسماعيل بن المهاجر ومنهم...إلخ، ٨٦/٦، دارالكتب العلمية بيروت
9) حلية الأولياء وطبقات الأصفياء، ذكر طوائف من جماهير النساك والعباد، سفيان الثورى ومنهم الإمام المرضى والورع...إلخ، ٩٠/٧، دارالكتب العلمية بيروت
10) مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح، كتاب الآداب، باب التوكل والصبر، ٣٣٣٠/٨، دارالفكر بيروت

تنگدستی کی وجوہات:

(۱) بیکار میں وقت ضائع کرنا

(۲) محنت مزدوری سے جی چُرانا اور آرام طلبی

(۳) مفلس اور تنگدست وہ ہوتے ہیں جو ایک ہی پیشہ اور ایک ہی روزگار کے پابند بنے بیٹھے رہتے' اور دوسرے روزگار یا پیشہ کو طرح طرح کے حیلے بہانے کر کے نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ جو روزگار ہمیشہ کرتے آئے ہیں اس کے سوا دوسرا پیشہ ہم سے نہیں ہو سکتا۔

(۴) اور مفلس وہ ہوتے ہیں جن کو ایک دَم بہت سارو پیہ آجانے کی طمع ہوتی ہے اس لیے وہ تھوڑی آمدنی کا کام کرنا نہیں چاہتے اور برسوں بے کار بیٹھے رہتے ہیں۔

(۵) اور مفلس وہ ہوتے ہیں جن کے گھروں کی عورتیں پھوہڑ ہوں' اور وہ آمدنی کو کفایت شعاری اور سلیقہ کے ساتھ خرچ کرنا نہ جانتی ہوں۔

اسی طرح اور بھی بہت سے اسباب مفلسی کے ہیں مگر میں انہی چند اسباب کے متعلق لکھنا چاہتا ہوں۔ ناظرین کو چاہیے کہ ہر سبب اور اس کے علاج پر غور کر کے دیکھیں کہ ان کے اندر وہ سب موجود ہے یا نہیں؟ اگر موجود ہو تو بتائے ہوئے وظیفہ پر عمل شروع کر دیں۔ انشاء اللہ چند روز میں مفلسی اور تنگدستی جاتی رہے گی۔

ضروری اور اہم گزارش: یہ دنیا اسباب سے متعلق ہے یہی وجہ ہے کہ خالقِ کائنات باوجود یہ کہ کُن کا مالک ہے لیکن اس نے بھی دنیوی امور کو اسباب سے منسلک فرمایا اس کے حبیب ﷺ کی شان ارفع و اعلیٰ ہے وہ چاہتے تو پہاڑ سونا بن کر سامنے پیش ہو جاتے۔ خود سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا:

لو شئت لسارت معي جبال الذهب۔[11]

یعنی اگر میں چاہوں تو یقیناً میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلا کریں۔

اس کے باوجود آپ ﷺ نے اسباب استعمال فرمائے اسی طرح انبیاء علیہم السلام کا حال تھا سیدنا سلیمان علیٰ نبیّنا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام باوجود یہ کہ آپ روئے زمین کے بلا شرکت غیر علی الاطلاق شہنشاہ تھے لیکن اپنی روزی زنبیل سازی سے کماتے ایسے ہی جملہ اولیاء و صلحاء فقہاء و مشائخ کا طریقہ رہا۔ اب اس وہم میں مبتلا ہونا کہ ورد اور وظیفہ پڑھنے سے عالمِ غیب سے نوٹوں کی برسات ہو جائے گی۔ یہ خام خیالی بلکہ بد مستی ہے ہاں یہ تجربہ ذہن میں رکھئے کہ اوراد و ظائف سے رزق میں برکت ضرور ہوتی ہے لیکن اس کا وہی بہتر طریقہ ہے کہ اسبابِ رزق میں سے کسی کو عمل میں لائے۔ مثلاً تجارت و کھیتی باڑی وغیرہ جیسے ہمارے اسلاف کا طریقہ تھا اس کے ساتھ کوئی وظیفہ بھی جاری رکھے۔ اس کے بعد پھر شانِ قدرت دیکھئے کہ بینک بیلنس نہ سہی روزی میں تنگی نہیں آئے گی یہی دستِ غیب ہے اور یہی کیمیاء۔

قارئین اب پڑھئے امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ[12]

---

11) مسند أبی یعلی، مسند عائشة، رقم الحدیث: ۴۹۲۰، ۳۱۸/۸، دار المأمون للتراث، دمشق
مشکاة المصابیح، کتاب الفضائل والشمائل، باب فی أخلاقه وشمائله صلی الله علیه وسلم، الفصل الثالث، رقم الحدیث: ۵۸۳۵، ۱۶۲۲/۳، المکتب الإسلامی، بیروت

12) حصول الرفق باصول الرزق

امابعد! مجھ سے ایک شخص نے اور بعد ازاں دیگر اشخاص نے خواہش ظاہر کی کہ میں اَذکار اور افعال کو جو حدیث شریف میں رزق کے واسطے وَارد ہوئے ہیں جمع کروں تاکہ وہ لوگ کہ جن پر رزق کی تنگی اور معاش کی عسرت (تنگی) واقع ہے اس پر عمل کریں۔ پس میں نے یہ رسالہ ان کے لئے جمع کیا اور اس کا نام "حصول الرفق بأصول الرزق" رکھا اور دو فصلوں پر اس کو منقسم کیا۔

(پہلی فصل)

(۱) امام طبرانی نے "معجم الاوسط" میں حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں کا لباس پہنائے تو اس کو لازم ہے کہ حمد و ثناء میں زیادتی کرے اور جس کے گناہوں میں زیادتی ہو تو استغفار کرے اور جو تنگدست ہو تو "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْم" کا ورد کرے۔[13]

(۲) احمد، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا:

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: جس نے استغفار کو اپنا روزمرہ کا ورد بنا لیا تو خداوندِ کریم اس کو ہر تنگی سے چھٹکارا دیتا ہے اور اس کی ہر مصیبت کو دفع کرتا ہے اور ایسے ذرائع سے اس کا رزق دیتا ہے جو اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتے۔[14]

(۳) حضرت ابو عبید[15] رحمۃ اللہ علیہ نے "فضائلِ قرآن" میں اور حارث بن ابو اسامہ و ابو یعلیٰ رحمہما اللہ نے اپنی اپنی مسند میں اور امام ابنِ مردویہ نے اپنی تفسیر میں اور بیہقی نے "شعب الایمان" میں ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا جس نے ہر شب سورۃ واقعہ تلاوت کی اس کو فاقہ کبھی نہ ہو گا۔[16]

(۴) ابن مردویہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: سورہ واقعہ مال و دولت (بڑھانے) والی سورت ہے تو اس کی تلاوت کرو اور اپنی اولاد کو یہ سورت سکھاؤ۔[17]

---

13) المعجم الصغير للطبرانى، باب الميم، من اسمه محمد، رقم الحديث ٩٦٥، ١٦٥/٢، المكتب الإسلامي بيروت

14) سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب فى الاستغفار، رقم الحديث ١٥١٨، ٨٥/٢، المكتبة العصرية، صيدا بيروت
سنن ابن ماجة، كتاب الأدب، باب الاستغفار، رقم الحديث ٣٨١٩، ١٢٥٣/٢، دار إحياء العربية، مصر
مسند أحمد، ومن مسند بنى هاشم، مسند عبدالله بن العباس بن عبدالمطلب...إلخ، رقم الحديث ٢٢٣٣، ١٠٣/٣، مؤسسة الرسالة بيروت

15) وقع في المخطوط "عبيدة"

16) شعب الإيمان للبيهقى، كتاب تعظيم القرآن، فصل فى فضائل السور والآيات، تخصيص سور منها بالذكر، رقم الحديث ٢٢٦٨، ١١٩/٣، مكتبة الرشد بالرياض
مسند الحارث، كتاب التفسير، سورة الواقعة، رقم الحديث: ٧٢١، ٧٢٩/٢، مركز خدمة السنة والسيرة النبوية المدينة المنورة

17) الفردوس بمأثور الخطاب، باب الظاء، رقم الحديث٣٠٠٥، ١٠/٣، دارالكتب العلمية بيروت
كشف الخفاء، حرف السين المهملة، رقم الحديث: ١٥٠١، ٣٥٨/١، مكتبة القدسى القاهرة

تیسرا طریقہ: اس لئے ہے کہ جب کوئی ضرورت شدید متعلق کشائش امور دنیوی کے پیش آئے تو غسل کر کے اور کپڑے پاکیزہ پہن کر ایک جلسہ میں نہایت خشوع و خضوع سے اس سورۃ کو اکتالیس بار تلاوت کرے انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد وہ شدّت دفع ہو گی۔ خصوصاً جبکہ وہ شدّت متعلق رزق کے ہو۔

(۵)امام طبرانی "معجم الاوسط" میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اورانہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر اُتارا تو انہوں نے کعبہ کی طرف رُخ کیا اور دو رکعت نماز پڑھ کر بالہام ایزدی اس دعا کو پڑھا:

" اَللّٰھُمَّ إِنَّکَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِیَّتِیْ فَاقْبِلْ مَعْذِرَتِیْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَأَعْطِنِیْ سُؤْلِیْ وَتَعْلَمُ مَافِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ. اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اِیْمَاناً یُبَاشِرُ قَلْبِیْ وَیَقِیْنًا صَادِقاً حتّٰی اَعْلَمُ اِنَّہٗ لاَ یُصِیْبُنِیْ اِلَّا مَا کَتَبْتَ لِیْ وَرَضِنِیْ بِمَا قَسَّمْتَ لِیْ [18]"

یعنی اے اللہ تو میرے پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا ہے۔ میری معذرت قبول فرما اور تو میری ضرورت کو جانتا ہے مجھ کو میری حاجت کی چیز عطاء فرما اور تو جانتا ہے جو کچھ مجھ میں ہے میرے گناہ بخش دے۔ اے اللہ! میں تجھ سے وہ ایمان مانگتا ہوں جو میرے دل میں چھا جائے اور وہ سچا یقین کہ میں خوب جان لوں وہ بات کہ جو تو نے میری تقدیر میں لکھ دی ہے بس وہی مجھ کو پیش آسکتی ہے اور رضامندی مانگتا ہوں (اس زندگانی پر) جو تو نے میرے لئے تقسیم فرمادی ہے۔

پس اس وقت اللہ جل جلالہ' نے وحی بھیجی کہ اے آدم! میں نے تیری توبہ قبول کی اور تیرا گناہ معاف کیا اور تیرے علاوہ جو کوئی مجھ سے بذریعہ اس دعا کے دعا کرے گا تو میں اس کے بھی گناہ معاف کروں گا اور اس کی مہم کو فتح کروں گا اور شیاطین کو اس سے روکوں گا۔ اور دنیا اس کے دروازہ پر ناک گھستی چلی آئے گی اگرچہ وہ اس کو نہ دیکھ سکے۔ (اس حدیث کی شاہد ایک اور حدیث بھی ہے جس کو بیہقی نے حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔)

(۶)ابو نعیم اور خطیب بروایت مالک اور دیلمی مسند الفردوس میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے روزانہ سو دفعہ کلمہ لاَ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْن کو اپنا ورد بنالیا تو دنیا میں بحالتِ زندگی اس کو محتاجی سے امن ملے گا اور (بعد مرگ) وحشتِ قبر سے دِل نہ گھبرائے گا۔[19]

یہ جس قدر لکھا گیا اس کا اثر تجربہ سے معلوم ہوگا۔ حلّ مشکلات کے لئے ازبس مفید ہے مگر عوام کی توجہ درکار ہے۔ مسلمانوں کی ابتری کی یہی خاص وجہ ہے کہ وہ اپنے اصلی معالجوں کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ ابن مردویہ کی روایت میں حضرت رسول اللہ ﷺ نے اسی لئے واضح فرمادیا ہے کہ اپنی اولاد کو بھی سکھاؤ تاکہ تعلیم کا سلسلہ چلتا رہے اور اس کی برکات قائم رہیں لیکن اب ہم نے اولاد کو دینی تعلیم سے ہٹا کر دنیا کمانے میں لگادیا۔ اسکولوں اور کالجوں میں داخل کر کے اپنا اور اولاد کا مستقبل برباد کیا۔

فائدہ: یہ مبارک دُعا جس کے سبب سے ہمارے باپ حضرت آدم علیہ السلام کی خطا معاف ہوئی ضرور قابل عمل ہے۔ کیونکہ محنت کچھ بھی نہیں اور فوائد نہایت اعلیٰ درجے کے اس سے آسان اور کیا ترکیب ہو گی۔!

18) المعجم الأوسط، باب الميم، من اسمه: محمد، رقم الحديث:٥٩٧٣،٦، ١١٨/١٠، دار الحرمين القاهرة
مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، كتاب الأدعية، باب دُعاء آدم عليه السلام، رقم الحديث: ١٧٣٢٦، ١٨٣/١٠، مكتبة القدسى القاهرة

19) خطیب بغدادی نے "تاریخ بغداد" میں یہ روایت درجِ ذیل الفاظ میں نقل کی ہے: كان له أمانا من الفقر، واستجلب به الغنى، وأمن من وحشة القبر، واستقرع به باب الجنة.قال الفضل بن غانم: والله لو ذهب إلى اليمن في هذا الحديث كان قليلا.

یعنی، یہ اس کے لئے فقر سے امان کا ذریعہ بنے گا اور دولت مندی لائے گا اور اسے قبر کی وحشت سے محفوظ رکھے گا اور اسی کے ساتھ وہ جنت کے دروازہ پر دستک دے گا۔

فائدہ: دنیا کی شدت اور فقر و فاقہ کو تو جانے دو' مگر تھوڑی دیر کے لئے ذرا قبر جیسی ڈراؤنی خوابگاہ کا خیال کرو کہ جس میں تم ایک دن بے کسی اور بے بسی کی حالت میں سُلا دیئے جاؤ گے اور چاروں طرف سے وحشت و پریشانی تم کو گھیر لے گی کوئی آس ہو گا نہ پاس۔ تم ہو گے اور تمہارے اعمال اور قبر تو کیا ایسے ویران گھر اور ایسی پُر وحشت جگہ کے مصائب سے بچنے کے لئے اس سے زیادہ آسان کوئی عمل ہو سکتا ہے اور اس میں بھی صرف یہی فائدہ نہیں بلکہ دنیا کے نقد مال کا بھی۔

فائدہ: ایک اور طریقہ دنیوی فائدہ کے لیے جو نہایت مجرّب اور بزرگانِ دین سے منقول ہے وہ یہ ہے کہ کلمہ مذکور یعنی لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ الْحَقُّ الْمُبِیْن کو عقیق کے نگینہ پر کندہ کر کے نگینہ کو انگشتری نقرہ میں نصب کرا کے داہنے ہاتھ کی انگلی میں پہن لے انشاء اللہ تعالیٰ جب تک ہاتھ میں رہے گی، کبھی ہاتھ روپے سے خالی نہ رہے گا۔ اور اگر اس کے ساتھ ورد بھی رکھے تو پھر کیا کہنا نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ۔

تاريخ بغداد، باب الفاء، ذكر من اسمه الفضل، ٦٧٩٠-الفضل بن غانم، أبو على الخزاعى، ٣٥٣/١٢، دار الكتب العلمية بيروت

(۷)امام طبرانی حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا حضرت سیّد العرب والعجم ﷺ نے کہ جو شخص قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ آخر تک پڑھ کر گھر میں داخل ہو گا تو فقر اس گھر میں رہنے والوں اور اس کے پڑوسیوں کے گھر سے دُور ہو جائے گا۔[20]

(۸)امام احمد بن حنبل بہترین سند کے ساتھ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ اگر میں اپنے ورد کا تمام وقت آپ ﷺ کے درود میں صَرف کروں (تو مجھے کیا ملے گا) آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس حالت میں اللہ تمہاری تمام دینی و دنیاوی حاجات پوری کرے گا۔[21]

(۹)امام طبرانی نے "معجم الاوسط" میں بسند حسن حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ بیشک رسول اللہ ﷺ یوں پڑھتے تھے:

"اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَيَّ عِنْدَ كِبَرِ سِنِّيْ وَانْقِطَاعِ عُمُرِيْ"[22]

یعنی "اے پروردگار میرے بڑھاپے اور آخری وقت میں اپنے رزق کو مجھ پر فراخ کر دے۔"

---

20) المعجم الكبير للطبرانی، أبو زرعة بن عمرو بن جرير عن جده، رقم الحديث:۲۳۱۹، ۳۳۰/۲، مكتبة ابن تيمية القاهرة

فائدہ: یاد رہے کہ سورہ قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ کے فضائل میں بہت سی احادیث صحاح ستّہ اور دیگر کتب حدیث میں وارد ہیں سب سے بڑی فضیلت اس سورہ شریف کی یہ ہے کہ یہ سورۃ تہائی قرآن مجید کے برابر ہے۔ گویا جس شخص نے تین بار اس سورۃ شریف کو تلاوت کیا تو گویا اس نے پورا قرآن مجید پڑھ لیا۔ دوم یہ کہ اس کا قاری اکثر احادیث کے موافق مبشر بہ جنت ہے۔

پڑھنے کے طریقے: مشائخ میں کشائش امور دینی و دنیوی کے لئے اس سورۃ شریف کے پڑھنے کے بہت سے طریقے ہیں ان میں سے ایک طریقہ جو آسان اور نہایت مستند ہے اس جگہ تحریر کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ جب انسان کسی بلا میں مبتلا ہو یا کوئی حاجت پیش آئے تو دفعِ بلا اور حصولِ حاجت کے واسطے مغرب و عشاء کے درمیان میں اس سورۃ شریف کو روزانہ ایک ہزار ایک بار تلاوت کر کے اپنے مطلب کی دعا کیا کرے۔ اِنشاء اللّٰہ تعالیٰ 'چند روز میں اس کی مراد حاصل ہو گی۔ مزید فقیر کے رسالہ خواص 'اَللّٰہ الصَّمَدُ' میں دیکھئے۔

21) مسند الإمام أحمد بن حنبل، مسند الأنصار، حديث الطفيل بن أبی بن كعب، عن أبيه، رقم الحديث: ۲۱۲۴۲، ۱۶۶/۳۵، مؤسسة الرسالة بيروت

فائدہ: یاد رہے کہ یہ حدیث شریف درود شریف کے متعلق ہے۔ فضائلِ درود میں اگرچہ بہت احادیث وارد ہیں مگر شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے صرف ایک حدیث پر کہ جو کشائش امور دینوی کے متعلق وارد ہوئی ہے اکتفا کیا ہے۔ اب رہے صیغہائے درود' ان میں افضل صیغہ وہ ہے جو التّحیات کے بعد ہر نماز میں پڑھا جاتا ہے۔ علاوہ اس کے دیگر صدہا قسمیں ہیں جو کتبِ احادیث اور معمولات بزرگانِ دین میں منقول ہیں۔ اگرچہ درود کی ہر قسم مطلب برداری کے لئے کافی ہے مگر اس جگہ چند صیغے جو خصوصیت کے ساتھ دنیوی کشائش کے لئے بزرگانِ دین سے منقول ہیں تحریر کئے جاتے ہیں۔

(۱) منجملہ اقسام ہائے موصوف کے 'صلوٰۃ تنجینا' ہے جو حلِ مشکلات اور دفعِ بلیات کے واسطے نہایت مجرّب ہے۔ طریقہ اس کا یہ ہے کہ روز بعد نمازِ عشاء کے ایک ہزار بار اگر نہ ہو سکے تو تین سو تیرہ بار' اگر اس قدر کبھی نہ ہو سکے تو ستر بار پڑھ لیا کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ کسی حاجت میں درماندہ نہ ہو گا۔ صلوٰۃ تنجینا یہ ہے،

"اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنَجِّيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّاٰتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيٰوتِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ"

اس کے مزید فوائد فقیر کی شرح دلائل الخیرات میں ہیں۔

(۲) درود مختصر جو اکثر لوگوں کا معمول ہے یہ ہے کہ ہر روز گیارہ سو بار ورنہ جسقدر ہو سکے ورد کرے انشاء اللہ تعالیٰ تمام حاجات پوری ہوں گی وہ یہ ہے،

"اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ"

غرض کہ درود شریف ایک ایسی بے بہا نعمت ہے جو ہماری دینی و دنیاوی مہمات میں ہی کارآمد نہیں بلکہ اس کا ورد سنت الٰہی ہے یعنی خود اللہ تعالیٰ درود بھیجتا ہے اس لئے قرآنِ مجید میں ہمیں درود پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

22) المعجم الأوسط للطبرانی، باب السين،من اسمه سعيد، رقم الحديث ۳۶۱۱، ۶۲/۴، دار الحرمين القاهرة

فائدہ: سچ ہے انسان کو وسعتِ رزق کی زیادہ ضرورت بڑھاپے میں ہے جو لوگ بڑھاپے کی ناگفتہ بہ حالت سے واقف ہیں ان کو چاہیے کہ دُعا اور محنت کے ذریعہ سے اپنے بُڑھاپے کے وقت کے لئے سامان مہیا کر لیں۔

(۱۰)امام مستغفری نے "الدعوات" میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتادوں جو تمہیں تمہارے دشمن سے نجات دے اور تمہارا رزق تم کو پہنچا دے (سنو) رات دِن خدا سے دعا مانگا کرو۔ کیونکہ مومن کا ہتھیار یعنی سامان دُعا ہے۔[23]

(۱۲)حضرت اُم المومنین اُمِ اسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نمازِ فجر کے بعد یہ دعا فرماتے تھے:

" اللهم إني أسألك رزقا طيبا وعلما نافعا وعملا متقبلا"[24]

(۱۱)مستغفری نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ نمازِ جمعہ ادا کر کے لوٹتے تو مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو کر یہ دعا مانگتے: "اللهم أجبت دعوتك وصليت فريضتك، وانتشرت كما أمرتني فارزقني من فضلك، وأنت خير الرازقين "[25]

(۱۳)بخاری نے الادب المفرد میں اور بزار و حاکم نے بسند صحیح حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ بیشک حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ حضرت نوح علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے اپنے بیٹے سے فرمایا کہ میں تجھ کو دو چیزوں کا حکم کرتا ہوں ایک "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه" اور "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ"۔ اس لئے کہ یہی دونوں کلمے ہر چیز کا وظیفہ ہیں اور انہی کے ذریعہ سے سب کو رزق ملتا ہے۔[26]

(۱۴)مستغفری نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تم کو وہ چیز نہ سکھادوں جو حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو تعلیم کی تھی اور وہ "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ" ہے۔ کیونکہ ہر شے خدا کی تسبیح اور تحمید کرتی ہے اور یہی سب مخلوق کی دُعا ہے اور اسی کے ذریعہ سب کو رزق ملتا ہے۔[27]

(۱۵)مستغفری نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حضور ﷺ میں تنگدست ہو گیا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تجھ کو ملائکہ کی دعا اور مخلوق کی تسبیح کی خبر نہیں؟ صبح صادق سے نمازِ فجر تک سو دفعہ "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰه" پڑھ لیا کرو۔ دنیا تیرے پاس ذلیل (ہو کر) اور ناک گھستی چلی آئے گی۔[28]

---

23) الترغيب والترهيب، كتاب الذكر والدعاء الترغيب فى الإكثار من ذكر الله سرا وجهرا، رقم: ٢٥٣٥، ٣١٧/٢، دارالكتب العلمية بيروت
اُسے چاہیے کہ ہر وقت دعا مانگتا رہے۔ اگر مطلوبہ شے اس کے حق میں مضر نہ ہو گی تو مل ہی جائے گی ورنہ قیامت کے دِن اس کا بدلہ عطا ہو جائے گا۔

24) الفردوس بمأثور الخطاب، باب الألف، رقم الحديث: ١٨٣٣، ٣٥١/١، دارالكتب العلمية، بيروت
اے اللہ! میں تجھ سے پاکیزہ رزق، نفع بخش علم اور مقبول عمل (کی توفیق) مانگتا ہوں۔

25) تفسير ابن كثير، سورة الجمعة، الآية ١٠، ١٣٨/٨، دارالكتب العلمية، بيروت
تفسير القرطبى، سورة الجمعة(٦٢) آية ١٠، ١٠٨/١٨، دارالكتب المصرية القاهرة
اے اللہ میں تیری پکار پر حاضر ہوا اور تیرا فرض ادا کیا اور جب تو نے مجھے حکم دیا تو میں پلٹ آیا پس مجھے اپنا فضل عطا فرما کہ تو بہترین رزق دینے والا ہے۔

فائدہ: حضور اقدس ﷺ کا یہ فعل اس حکمت سے تھا کہ جب خدا کے حکم کے مطابق ندائے جمعہ پر حاضر ہوئے، فریضہ ادا کیا اور اسی کے حکم سے منتشر ہو کر مسجد سے باہر آگئے اب اللہ تعالیٰ اپنے وعدۂ رزق دہی کو پورا فرمائے۔ دراصل یہ ہمارے لئے تعلیم ہے۔ ویسے آپ کے اکثر افعال تعلیم اُمت کے لئے ہوتے۔

26) الأدب المفرد، باب الكبر، رقم الحديث: ٥٣٨، ١٩٢/١، دارالبشائر الإسلامية بيروت
المستدرک على الصحيحين للحاكم، كتاب الإيمان، رقم الحديث: ١٥٣، ١١٢/١، دارالكتب العلمية بيروت

27) تفسير ابن كثير، سورة الإسراء، آية ٤٤، ٤٣/٥، دارالكتب العلمية بيروت

28) المجروحين لابن حبان، باب الألف، ١٣٨/١
الكامل فى ضعفاء الرجال، ١٧٣-إسحاق بن إبراهيم الطبرى، ٥٥٨/١، دارالكتب العلمية بيروت

ازالۂ وہم: آج کل کے مصلحانِ قوم مسلمانوں کی ابتری و افلاس پر بہت آنسو بہایا کرتے ہیں اور ان کی کوشش ہے کہ مسلمان پہلی سی جاہ و حشمت کے مالک ہو جائیں۔ لیکن افسوس ہے کہ حصولِ دولت کے اصلی آلات پر ان کی توجہ ہی نہیں۔ بلکہ ایک حیثیت سے نفرت و بے اعتباری ہے اسی لئے ہمیشہ ناکامی میں رہتے ہیں۔ اگر اپنے حقیقی دردمند کی اس سچی تعلیم پر دِل لگائیں تو ممکن نہیں کہ

(۱۶)امام مستغفری حضرت ہشام بن عروہ اور وہ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کوئی مصیبت پیش آئی تو وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پریشانی کا اظہار کرکے عرض کیا کہ مجھ کو ایک وَسق[29] کھجوریں دینے کا حکم کیجئے۔ ارشاد ہوا اگر چاہے تو ایک وسق کھجوریں دِلوادوں اگر مرضی ہو تو ایسے کلمات سکھادوں جو وسق سے بہتر ہوں اور وہ یہ ہیں:

" اللهم احفظني بالإسلام قاعدا، واحفظني بالإسلام قائما، واحفظني بالإسلام راقدا، ولا تطع في عدوا حاسدا، وأعوذ بك من شر ما أنت آخذ بناصيته، وأسألك من الخير الذي هو بيدك كله"[30]

(۱۷)امام مستغفری نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے علی! تم کو پانچ سو بکریاں، ساتھ ان کا چرواہا اور ان کی ملکیت مرغوب ہے یا یہ پانچ کلمے کہ تم ان کے ذریعہ سے دُعا مانگا کرو:" اللهم اغفر لي ذنبي وطيب لي كسبي ووسع لي في خلقي ومتعني بما قسمت لي ولا تذهب بنفسي إلى شئ قد صرفته عني" [31]

در حقیقت پانچ سو بکریوں کی ان پاکیزہ فقروں کے مقابلے میں کیا اصل ہے۔ پانچوں باتیں انتہائی بیش قیمت ہیں۔ یعنی گناہوں کی مغفرت، کسبِ پاک کی خواہش، وسعتِ خلق کی تمنا، جو نصیب میں ہے اس کی آرزو اور جو اپنے حق میں مضر ہے اس سے پناہ۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق دے تو اس سے بہتر اور کیا ہے۔

(۱۸)بزار، حاکم اور بیہقی نے "الدعوات" میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مجھ سے میرے والد نے فرمایا کہ کیا میں تجھ کو وہ دعا نہ سکھا دوں جو مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے سکھائی تھی اور فرمایا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں کو یہی دعا تعلیم فرمائی تھی کہ اگر تجھ پر مثلِ اُحد پہاڑ کے قرض ہو گا تو اللہ تعالیٰ اس کو اُتار دے گا۔ میں نے عرض کیا کہ ضرور بتلایئے۔ فرمایا دعا یہ ہے،" اللهم فارج الهم وكاشف الكرب مجيب دعوة المضطر رحمان الدنيا والآخرة، أنت رحماني فارحمني رحمة تغنيني بها عمن سواك "[32]

ہم میں پہلا سا جاہ و جلال نہ آجائے۔ لازم ہے کہ ان مبارک کلمات کو بتوجہ و خلوص حسبِ حکم آنحضرت ﷺ عمل میں لائیں اور افلاس کے ہولناک گڑھے سے نکلیں۔ ان کے علاوہ تسبیح مذکور کے متعلق ایک عمل جو کشائشِ رزق اور ترقی جاہ و حشمت دنیوی کے واسطے نہایت مجرّب اور مفید ہے معمول چلا آتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ جو شخص تنگدست یا بے روزگار ہو یا اپنے منصب کی ترقی چاہتا ہو تو اس کو چاہیے کہ مابین سنت و فرض نماز فجر کے معہ اوّل و آخر دُرود شریف بحضور سرورِ کائنات ﷺ ایک سو ایک(۱۰۱) دفعہ یہ تسبیح پڑھ لیا کرے۔ انشاء اللہ چند روز میں تنگ دستی دور بیکاری کافور اور جاہ و منصب میں حسبِ خواہش ترقی ہو جائے گی۔ وہ تسبیح یہ ہے،" سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهِ وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ اِلاَّ بِاللّٰهِ"

29) وَسق: پیمانہ رائج الوقت کے مطابق مراد ایک سو بیس کلو گرام ہے۔

30) صحيح ابن حبان، كتاب الرقائق، باب الأدعية، ذكر الأمر للمرء أن يسأل حفظ الله....إلخ، رقم الحديث:۹۳۳، ۲۱۳/۳، مؤسسة الرسالة بيروت

فائدہ: یقین ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وسق کھجوروں پر انہی مقدس کلمات کو ترجیح دی ہو گی کیونکہ وہ لوگ بڑے صادق الاعتقاد تھے جو کچھ آپ ﷺ کی زبان سے سنتے اس کو پتھر کی لکیر جانتے۔ اسی لئے چشم زدن میں عرب کے ریگ زار کے بھوکے پیاسے لوگ تمام دنیا کی خود سر حکومتوں کے مالک بن گئے۔ اب موجودہ افلاس کے اسباب قومی مصلح بڑی جدوجہد سے ڈھونڈ رہے ہیں۔ مگر مقصود گھر میں ہے جس کی ان کو خبر نہیں۔ اپنے عقیدے پہلوں کی طرح پختہ کر لو پھر وہی اگلی سی حشمتیں تیار ہیں۔ اسی کلام کو خلوص و یقین سے استعمال میں لاؤ بلاشک تمہارے برگزشتہ دن سنور جائیں گے۔

31) مختصر تاريخ دمشق، حرف العين المهملة، على بن أبى طالب، ۱۴/۱۸، دار الفكر بيروت

اے اللہ! میری روزی کو میرے لئے پاک کر دے اور میرے اخلاق میں میرے لئے وسعت عطا فرما اور جو کچھ تو نے میرے لئے مقدر فرمایا ہے اس کو مجھ سے نہ روک اور جس جس کو تو نے مجھ سے پھیر دیا ہے میرے نفس کو اس کی طرف مائل نہ فرما۔

32) مسند البزار، مسند أبى بكر الصديق رضى الله عنه....إلخ، ماروى محمد بن أبى بكر، عن أبيه أبى بكر، ۱۸۵/۱، مكتبة العلوم والحكم المدينةالمنورة

المستدرک على الصحيحين للحاكم، كتاب الدعاء والتكبير....إلخ، رقم الحديث: ۱۸۹۸، ۶۹۶/۱، دار الكتب العلمية بيروت

اس کے بعد یہ بھی فرمایا کہ میرے اوپر سو درہم قرض تھے اور یہ قرض مجھ کو سخت ناگوار تھا مگر تھوڑی مدت میں اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اتنا فائدہ پہنچایا کہ سب قرض ادا ہو گیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھ پر بھی اسماء کا قرضہ تھا جس کے سبب مجھ کو شرم آتی تھی۔ میں نے یہ دعا شروع کی پس چند روز میں اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اس قدر رزق دیا کہ میں نے سب قرضہ ادا کر دیا اور اسی میں سے میں نے اپنے بھائی عبد الرحمن بن ابو بکر کو تین اوقیہ بھیجے اور پھر بھی میرے واسطے اچھی مقدار بچ گئی۔

انتباہ: اس سے زیادہ مستند اور پُر اثر دعا کیا ہو گی جو کہ پیغمبرانِ اولوالعزم سے منقول ہو اور جس کے شاہد ایک صدیق اور ایک صدیقہ ہوں۔ اب بھی اگر تم قرض کے بوجھ کے نیچے دبے رہو تو یہ تمہارا قصور ہے ورنہ تمہارے سچے رسول ﷺ نے تمہارے واسطے سب کچھ انتظام کر دیا ہے۔ پڑھنے کے واسطے بھی نہایت آسانی، تعداد تلاوت معین نہیں پرہیز نہیں اور کیا چاہتے ہو۔ چلتے پھرتے سو کر اٹھنے کے بعد سے رات کو سوتے وقت تک جس قدر ہو سکے روز پڑھ لیا کرو، وضو ہو تو بہتر ہے ورنہ ایسے اعمال میں وضو کی بھی شرط نہیں ہے۔

(۱۹) امام ابو داؤد نے اور بیہقی نے الدعوات میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھ کر فرمایا تیری کیا حالت ہے؟ اس نے کہا کہ میں غموں اور قرض میں گرفتار ہوں۔ فرمایا کیا میں تجھ کو ایسا کلام نہ سکھا دوں کہ جب تو اس کو پڑھے تو خدا تیرے غم اور تیرے قرض کو دُور کر دے۔ تم صبح و شام یہ دعا پڑھا کرو: "اللهم إني أعوذ بك من الهم والحزن، وأعوذ بك من العجز والكسل، وأعوذ بك من الجبن والبخل، وأعوذ بك من غلبة الدين، وقهر الرجال "[33]

حضرت ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اسے حسب الارشاد حضور ﷺ پڑھا تو خدا تعالیٰ نے میرے غم کو دور کر دیا اور میرے قرضہ کو ادا کر دیا۔

فائدہ: اب جو لوگ دنیا کے مصائب سے افسردہ ہیں اس کو پڑھ کر حضرت ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح ان مکروہات سے نجات پا سکتے ہیں۔

(۲۰) بیہقی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک زر خرید غلام آپ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ میرے معاہدہ کے معاملہ میں میری مدد کیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ میں تجھ کو وہ کلمات جو مجھ کو آنحضرت ﷺ نے بتائے تھے نہ بتادوں؟ اگر تجھ پر اُحد پہاڑ کے برابر قرض ہو گا تو اللہ تعالیٰ اسے تم پر سے اتار دے گا۔ وہ کلمات یہ ہیں: " اللهم اكفني بحلالك عن حرامك، وأغنني بفضلك عمن سواك "[34]

(۲۱) مستغفری حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ ان فرشتوں کا کھانا تو تہلیل و تسبیح و تحمید و تمجید ہے مگر ہمارا کھانا کیا ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس کی قسم جس نے مجھے سچا رسول بنایا حضرت محمد ﷺ کی

---

33) سنن أبی داود، کتاب الصلاة، باب فی الاستعاذة، رقم الحدیث: ۱۵۵۵، ۹۳/۲، المکتبة العصریة، صیدا بیروت

34) سنن الترمذی، أبواب الدعوات، رقم الحدیث: ۳۵۶۳، ۵۶۰/۵، شرکة مکتبة ومطبعة مصطفی البابی الحلبی، مصر

فائدہ: مکاتب اس غلام کو کہتے ہیں جس کے آقا نے یہ لکھ دیا ہو کہ اگر تو اس قدر مال لائے تو تُو آزاد ہے۔ ایسا غلام اپنی آزادی میں اعانت کی غرض سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ اس وقت آپ نے یہ کلمات تعلیم فرمائے۔ بے شک یہ کلمات ادائے قرض کے واسطے نہایت مفید ہیں روزمرہ تعداد جس قدر ہو سکے ہر وقت پڑھیں۔

معمولِ مشائخ: انہی کلمات کا ایک اور عمل مشائخ کرام میں بھی معمول ہے اور ادائے قرض کے واسطے مجرب ہے۔ یہ ہے کہ دعائے مذکور کو معہ اول و آخر درود شریف کے روزانہ بعد نمازِ عشاء کے گیارہ سو بار پڑھا کرے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کی کشائش کا سامان کرے۔

آل کے یہاں تین دِن سے آگ نہیں چمکی (لیکن اے فاطمہ) ہمارے پاس کچھ بکریاں آئی ہیں اگر تم چاہو تو میں پانچ بکریاں تمہیں دلوادوں اور اگر چاہو تو تمہیں پانچ کلمے سکھادوں جو مجھ کو جبرئیل نے بتائے تھے اور وہ یہ ہیں،

" يا أول الأولين، ويا آخر الآخرين، ويا ذا القوة المتين، ويا راحم المساكين، ويا أرحم الراحمين ط[35]

(۲۲) ابو یعلی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ جب حضور ﷺ بستر پر تشریف لاتے تو پڑھتے،

" اللهم رب السماوات السبع، ورب العرش العظيم ربنا ورب كل شيء منزل التوراة والإنجيل والفرقان فالق الحب والنوى. أعوذ بك من شر كل شيء أنت آخذ بناصيته. اللهم أنت الأول الذي ليس قبلك شيء والآخر الذي ليس بعدك شيء، وأنت الظاهر فليس فوقك شيء، وأنت الباطن فليس دونك شيء، اقض عنا الدين وأغننا من الفقر [36]

(۲۳)[37]

---

35) الترغيب والترهيب، باب فى الترغيب فى الدعاء، رقم الحديث: ۱۳۲۹، ۱۴۸/۲، دار الحديث القاهرة

الفقرفخری: وہ محبوب محمد ﷺ کی آل کے گھر میں تین دن تک چولہا گرم نہ ہوا؟ وہ محبوب محمد ﷺ جن کے لئے آسمان وزمین بنا، دونوں عالم کی نیرنگیاں پیدا ہوئیں، جن پر خدا خود درود بھیجتا ہے، وہ عرب کا چاند، طیبہ کا سردار جس کے فدائی، مدہوش پروانے وحشت خیز جنگلوں سے نکلے اور لق ودق ریگزاروں کو روند ڈالا۔ سربفلک ہولناک پہاڑوں کو پیس ڈالا۔ روم کے پُرشکوہ دربار پر چھاگئے رَعونت خاک میں ملادی اندھیری دنیا میں توحید کے چراغ جلادیئے۔ خود سر مغروروں کے خنے جھاڑ دیئے۔

جو دونوں عالم کی دولت کے مالک تھے انہی شہنشاہ کے گھر تین دن کھانا نہیں پکا اور پھر یہ استقلال کہ اپنی صاحبزادی کو ملائکہ کی خوراک کے مقابلہ میں پانچ کلمے تعلیم فرمائے۔ اصل میں جو کچھ بھی بھوک پیاس کے شاقہ مصائب گوارا کئے گئے' وہ سب امت کے اطمینان اور تسلی کے لئے تھے۔ حضورِ اقدس ﷺ روحی فداہ کو اپنی اُمت کی بیکسیاں معلوم تھیں' اس لئے خود دنیاوی لذائذ سے کنارا فرمایا تاکہ اُمتی صعوبتِ افلاس سے گھبرا نہ جائیں اور ساتھ ہی درماندگی افلاس کی دُوری کا سچا علاج بتادیا۔ یعنی یہ پانچوں جملے جو کشائشِ رزق کے لئے ازبس مفید ہیں۔

36) مسند أبى يعلى الموصلى، مسند عائشة، رقم الحديث: ۴۷۷۴، ۲۱۰/۸، دار المأمون للتراث دمشق

اس دعا میں اللہ جل شانہ کی حمد وتوصیف کرکے آخر میں ادائیگی قرض ومحفوظیتِ فقر کے لئے استدعا ہے مناسب ہے کہ مسلمان حسبِ طریقہ مسنونہ جب خوابگاہ میں جائیں تو اس کو پڑھ لیا کریں۔

37) امام طبرانی "معجم الکبیر" میں سند حسن کے ساتھ قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ جب وہ نمازِ عشاء کے بعد اپنے بستر پر جاتیں تو یہ پڑھتی تھیں:

"أعوذ بالله وبكلماته التامات التي لا يجاوزهن بر ولا فاجر، من شر ما ينزل من السماء وما يعرج فيها وشر ما ينزل في الأرض وشر ما يخرج منها وشر فتن النهار وشر طوارق الليل إلا طارقا يطرق بخير، آمنت بالله واعتصمت به الحمد لله الذي استسلم لقدرته كل شيء، والحمد لله الذي ذل لعزته كل شيء، والحمد لله الذي تواضع لعظمته كل شيء، والحمد لله الذي خشع لملكه كل شيء، اللهم إني أسألك بمعاقد العز من عرشك ومنتهى الرحمة من كتابك وجدك الأعلى، واسمك الأكبر، وكلماتك التامات التي لا يجاوزهن بر، ولا فاجر أن تنظر إلينا نظرة مرحومة، لا تدع لنا ذنبا، إلا غفرته، ولا فقرا إلا جبرته، ولا عدوا إلا أهلكته، ولا عريانا إلا كسوته، ولا دينا إلا قضيته ولا أمرا لنا فيه صلاح في الدنيا والآخرة إلا أنطيتناه يا أرحم الراحمين آمنت بالله واعتصمت به، ثم تقول: سبحان الله ثلاثا وثلاثين والله أكبر ثلاثا وثلاثين والحمد لله أربعا وثلاثين، ثم تقول: يا بنتي هذه رأس الخاتمة أن بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم أتته تستخدمه، فقال: ألا أدلك على خير من خادم؟ قالت: بلى فأمرها بهذه المائة عند المضجع بعد العتمة "

میں اللہ تعالیٰ کی اور اس کے ان کلماتِ تامہ کی پناہ میں آتی ہوں جن سے کوئی نیک وبد تجاوز نہیں کرسکتا، ہر اس چیز کے شر سے جو زمین پر اُترتی ہے اور اس چیز کے شر سے جو زمین میں سے نکلتی ہے اور دن کے فتنوں کے شر سے اور رات کو آنے والے مصائب کے شر سے سوائے اس کے جو بھلائی کے ساتھ آئے، میں ایمان پر ایمان لاتی ہوں اور اللہ کی پناہ میں آتی ہوں اور تمام خوبیاں اللہ ہی کے لئے ہیں جس کی قدرت کے آگے ہر چیز سر تسلیم خم کئے ہوئے ہے اور تمام خوبیاں اس معبودِ برحق کے لئے ہے جس کی عزّت کے آگے ہر چیز ہیچ ہے اور تمام خوبیاں اس اللہ کے لئے ہیں جس کی عظمت کے آگے ہر چیز جھکی ہوئی ہے اور تمام خوبیاں اسی (ذاتِ پاک) اللہ کے لئے جس کی حاکمیت کے آگے ہر چیز لرزاں ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے تیرے عرش کی عظمت کے واسطے سے سوال کرتی ہوں، تیری لکھی ہوئی رحمت کی انتہا، تیری بلند شان اور تیرے بڑائی والے نام اور تیرے ان کلماتِ تامہ جن سے کوئی نیک وبد تجاوز نہیں کرسکتا، کے وسیلے سے سوال کرتی ہوں کہ ہماری طرف ایسی نظر رحمت فرما جو ہمارے گناہوں کو بخش دے اور فقر ومفلسی کو مٹادے اور دشمن کو ہلاک کردے اور برہنگی کو ڈھانپ دے اور قرض کو ادا کردے اور دین ودنیا کے اُمورِ خیر ہمیں نواز دے۔ اے تمام رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔ میں اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتی ہوں اور اللہ کی پناہ میں آتی ہوں۔

پھر ۳۳ بار سبحان اللہ، الحمدللہ اور اس طرح ۳۴ بار اللہ اکبر کہتیں، پھر فرماتیں یقیناً رسول اللہ ﷺ کی بیٹی (فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے ان کے پاس جاکر خدام کی طلب کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں خادم سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟ تو انہوں نے عرض کیا: جی ضرور! تو آپ ﷺ نے انہیں سوتے وقت بستر پر بیٹھ کر عشاء کے بعد ان سو (اذکار) کی تلقین فرمائی۔

المعجم الكبير للطبرانى، مسند النساء، باب القاف، قيلة بنت مخرمة العنبرية، رقم الحديث: ۳، ۱۲/۲۵، مكتبة ابن تيمية القاهرة

(۲۳)ابنِ عساکر نے اپنی تاریخ میں ابو المنذر ہشام بن محمد سے روایت کی اور انہوں نے اپنے باپ سے کہ ایک مرتبہ سیدنا حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر تنگی واقع ہوئی(اور وہ اس طرح) کہ ان کو امیر معاویہ والیٔ شام ایک لاکھ روپیہ سالانہ وظیفہ دیا کرتے تھے جو کہ ایک سال حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں(کسی وجہ سے)نہ پہنچایا تو اس وجہ سے وہ شدید تنگی کا شکار ہوئے۔ سیّدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دوات قلم منگوائی کہ امیر معاویہ کو لکھ کر یاد دلاؤں لیکن میں رک گیا تو نبی پاک ﷺ کو(خواب میں)دیکھا فرماتے ہیں: کیوں حسن رضی اللہ عنہ کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا نانا جان! خیریت ہے۔(اس کے بعد)میں نے اپنا سالانہ وظیفہ میں دیر کی شکایت کی۔ فرمایا تو نے دوات قلم اس لئے منگوائی ہے کہ اپنے جیسی ایک مخلوق کو لکھ کر یاد دلائے۔ میں نے التماس کیا جی ہاں یا رسول اللہ ﷺ! (اچھا پھر کیا کروں آپ ہی فرمایئے)فرمایا یہ پڑھ " اللهم اقذف في قلبي رجاءك واقطع رجائي عمن سواك حتى لا أرجو أحداً غيرك، اللهم وما ضعفت عنه قوتي وقصر عنه عملي ولم تنته إليه رغبتي ولم تبلغه مسألتي، ولم يجر على لساني مما أعطيت أحداً من الأولين والآخرين من اليقين، فخصني به يا رب العالمين "

سیّدنا حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس دعا کو خدا کی قسم سات روز بھی نہ پڑھا تھا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ کو پانچ لاکھ اور کئی ہزار بھیج دیئے اس وقت میں نے کہا اس خدا کا شکر ہے جو اپنے یاد کرنے والے کو نہیں بھولتا اور اپنے پکارنے والے کو محروم و مایوس نہیں کرتا(اس کے بعد پھر)میں نے رسول اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں: حسن(رضی اللہ تعالیٰ عنہ)اب کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا اچھا ہے۔ یا رسول اللہ ﷺ اور سارا قصہ بیان کیا۔ فرمایا جانِ پدر جو خالق سے امید رکھے اور مخلوق سے ناامید ہو وہ ایسا ہی کامیاب ہوتا ہے۔[38]

(دوسری فصل)[39]

(۱)بخاری نے حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کو یہ اچھا معلوم ہو کہ اس کا رزق بڑھے اور عمر میں ترقی ہو تو اپنے قرابت والوں سے میل رکھے۔[40]

---

38) مختصر تاريخ دمشق، حرف الحاء المهملة، الحسن بن على بن شبيب، ٦/٧، دار الفكر دمشق

درسِ عبرت: آج کل عموماً دیکھا جاتا ہے کہ مسلمان دنیاوی حکام سے اس قدر گہری امیدیں رکھتے ہیں جتنی ان کو خدا سے نہیں ہوتیں۔ اسی لئے پریشان اور دَر دَر کے دھکے کھاتے پھرتے ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ظاہری کوشش ناجائز ہے۔ سعی ہماری طرف سے ہو اور اس کے اہتمام کا بھروسہ خدا پر ہو۔ یہ نہ ہو کہ کل مقاصد کا کارساز حاکم مجازی سمجھا جائے۔ یہ دعا جو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے تعلیم فرمائی ہے ہم مسلمانوں کے لئے ہر طرح واجب العمل ہے۔ امید ہے کہ اس کا اثر ہفتہ کے اندر معلوم ہو جائے گا۔

39)**بذریعہ اعمال ترقیِ رزق:** اوپر جس قدر بیان کیا گیا یہ سب ترقی رزق کے لئے حضورِ انور رحمۃ اللعالمین ﷺ کے اقوال تھے۔ جن میں یا تو ہمیں کچھ ارشاد کیا گیا ہے یا خود عمل کر کے ہمیں ترغیب دی ہے۔ غرض کہ یہ فصل ادعیات کی تھی۔ اب دوسری فصل افعال کی ہے جس میں یہ بیان ہے کہ وہ کون سے افعال ہیں جن سے رزق میں ترقی ہوتی ہے۔ مختصراً چند یہاں پر عرض کئے جاتے ہیں

40) صحيح البخارى، كتاب الأدب، باب من بسط له فى الرزق بصلة الرحم، رقم الحديث: ٥٩٨٥، ٥/٨

نکتہ اسلامی: کنبہ دار حقیقۃً اگر ملنے کے اہل ہوں تو ان سے بتواضع تمام جھک رک ملا کرے۔ صلۂ رحمی سے رزق و عمر کی ترقی کے یہ معنی ہیں کہ کاروبار و تجارت اتحاد و اتفاق سے خوب چلا کرتا ہے۔ جب ہر ایک سے بہ ملنساری پیش آئے گا تو تجارت میں ویسی ہی ترقی ہو گی جیسے آج کل یورپ کی کمپنیاں اتفاق سے فائدہ اٹھا رہی ہیں رہا ازدیادِ عمر سو یہ بھی ظاہر ہے کہ اتفاق میں انسان کتنی

(۲)ابن ماجہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسولِ خدا ﷺ فرماتے تھے کہ جس کو یہ خواہش ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں خیر وبرکت زیادہ کرے تو کھانا کھانے سے پہلے اور بعد ہاتھ دھولیا کرے۔[41]

(۳)عبد الرزاق مصنّف میں ایک قریشی سے نقل کرتے ہیں کہ جب حضور ﷺ کو کسی قسم کی پریشانی ہوتی تو اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم فرماتے اور آیۃ"وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۭ لَا نَسْـــَٔـلُكَ رِزْقًا ۭ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ۭ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى [42]پڑھتے۔[43]

(۴)سعید بن منصور نے اپنی سننہ میں، ابن منذر نے اپنی تفسیر میں معمر سے وہ حمزہ بن عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کے اہل بیت پر کوئی سختی یا تنگی ہوتی تو ان کو نماز کا حکم فرماتے اور یہ آیۃ" وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ "[44]تلاوت فرماتے۔[45]

(۵)حضرت احمد بن حنبل نے زہد میں ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر میں ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اہل بیت کو جب کوئی خاص سختی لاحق ہوتی تو آپ ﷺ ان کو پکارتے نماز پڑھو! نماز پڑھو! اور ثابت بیان کرتے ہیں کہ اگلے انبیاء کرام کو بھی کوئی پریشانی ہوتی تو وہ نماز ہی سے رجوع کرتے تھے۔[46]

(۶)طبرانی اور ابن مردویہ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا اے لوگو خدا کے تقویٰ کی تجارت کرو۔ تم کو رزق بغیر سرمایہ اور تجارت(داو پیچ) کے ملے گا۔ پھر پڑھتے:

" وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۙ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۭ "[47]

مہلک بلاؤں سے بچا رہتا ہے۔ غرض کہ ہمارے حضور ﷺ نے ہمارے لیے اعمال و اوراد بھی وہ ارشاد فرمائے ہیں جن میں ہمارے لیے خرما و ہم ثواب کی جیتی جاگتی تصویر موجود ہے اور طریقِ معاشرت بھی وہ بتادیا ہے جو ہمارے لئے ہر طرح عزت بخش ہو۔

41) سنن ابن ماجہ، کتاب الأطعمة، باب الوضوء عند الطعام، رقم الحديث: ۳۲۶۰، ۱۰۸۵/۲، دار احياء الكتب العربية مصر

مغربی تہذیب کے دلدادگان: ہمارا مقدّس مذہب فطرت کے مطابق اور حکمتوں سے لبریز ہے۔ آج کل کے تعلیم یافتہ(انگلش تعلیم مراد ہے)صفائی کے از حد شیدائی ہیں مگر افسوس ہے کہ اپنے اس مفید خیال میں کماحقہ' پابند نہیں جہاں وہ فضول یورپ کی صفائی پر مٹے جاتے ہیں وہاں ذرا اپنے سچے مذہب کی تعلیم کو بھی تو دیکھیں کہ ان کے ہر فعل اور ہر عمل عبادت میں پاکیزگی مقدم رکھی گئی ہے۔ چنانچہ پنج وقتہ نماز وغیرہ کا وضو اس کا مشاہدہ ہے کھانا کھانے سے قبل اور بعد ہاتھ دھونا بھی قواعدِ صحت کا ایک خاص رُکن اور ممدِ صحت ہے۔ جب صحت قائم ہو تو گھر خیر وبرکت سے مالامال نہیں تو کیا ہے۔

42) طہ:۱۳۲/۲۰

ترجمہ:"اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دے اور خود اس پر ثابت رہ کچھ ہم تجھ سے روزی نہیں مانگتے ہم تجھے روزی دیں گے اور انجام کا بھلا پرہیز گاری کے لئے"

43) مصنّف عبد الرزاق، كتاب الصلاة، باب الصلاة من الليل، رقم الحديث: ۳۷۴۳، ۳۹/۳، المكتب الإسلامی بيروت

44) طہ:۱۳۲/۲۰

45) العجم الأوسط، باب الألف، من اسمہ أحمد، رقم الحديث: ۸۸۶، ۲۷۲/۱، دار الحرمين القاهرة

46) تفسير ابن أبی حاتم، سورة طہ آية ۱۳۲، رقم الحديث: ۱۳۵۹۵، ۲۳۳۳/۷، مكتبة نزار مصطفى الباز المملكة العربية السعودية
الزهد لأحمد بن حنبل، زہد يونس عليہ السلام، راقم الحديث: ۳۹، ص۱۲، دارالكتب العلمية، بيروت

فائدہ: حقیقت میں نماز اسلام میں ہر سختی اور مصیبت کے وقت کام آتی ہے۔ جب بارش کا امساک ہوتا ہے تو نماز ہی پڑھی جاتی ہے۔ کسی خاص دشمن کا خوف ہوتا ہے تو دفع ہراس اور حصول نصرت کے لئے نماز ہی کام آتی ہے۔ خسوف وکسوف(چاند وسورج گہن، مجازاً غم والم) وامراض وبائیہ وغیرہ جمیع مصائب کی دفعیت کے لئے نماز کا حکم ہے۔ اسی لئے حضرت رسول الثقلین ﷺ تنگیِ رزق وغیرہ جیسے مواقع میں اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم فرماتے تھے۔ لازم ہے کہ مسلمان ہر سختی کے وقت خود بھی نماز(نفل) پڑھیں اور اپنے گھر والوں کو بھی حکم دیں یعنی فرض نمازوں کے علاوہ نوافل پڑھا کریں۔

47)المعجم الكبير للطبرانی، باب الميم، خالد بن معدان عن معاذ بن جبل، رقم الحديث: ۱۹۰، ۹۷/۲۰، مكتبة ابن تيمية القاهرة

(۷)امام احمد[48] اور حاکم نے صحیح[49]، اور بیہقی نے شعب الایمان[50] میں حضرت ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: '' وَمَنْ يَّتَّقِ اللهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۙ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۭ ''[51] اور فرمایا اے ابوذر! اگر سب آدمی اس کو اختیار کرلیں تو سب کو کفایت کرے۔

(۸) احمد اور نسائی اور ابن ماجہ نے حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضرت رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اس بندہ کو رزق سے محروم کردیتا ہے جو گناہ کرے اور اس کو اچھا جانے۔[52]

(۹) ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو خدا کی طرف لوٹ گیا تو اللہ تعالیٰ اس کی ضرورتوں کو پورا کردیتا ہے اور ایسے ذرائع سے رزق عطا فرماتا ہے جس کا اس کو گمان بھی نہ ہو۔ اور جو دنیا کی طرف لوٹا تو اس کو اس کی طرف ہمہ تن متوجہ کردیتا ہے۔[53] (امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ یہاں ختم ہوا۔)

اضافہ اُویسی غفرلہ: امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے فیض سے چند اَوراد و وظائف کا فقیر اضافہ کرتا ہے۔ (اُویسی غفرلہٗ)

درود شریف وسعتِ رزق کا سبب ہے: حضور سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا جو مجھ پر روزانہ پانچ صد (۵۰۰) بار درود پڑھتا ہے وہ کبھی تنگدست نہ ہوگا۔[54]

وسعت رزق وادائے قرض ووصولیابی قرض کے لئے مجرب عمل: تین روز روزہ رکھیں اور ہر روز بعد نماز عشاء یہ دونوں آیتیں بارہ ہزار مرتبہ بعد نماز عشاء پڑھیں تاکہ سحری تک عمل پورا ہوجائے بعد میں سحری کھالیں انشاء اللہ غیب سے روزی بھی پہنچے قرض دار ہو تو بآسانی ادا ہوجائے اور اگر کسی پر اپنا پیسہ آتا ہو اور وہ نہ دیتا ہو تو بآسانی وصول ہوجائے بعد تین روز کے بعد نماز فجر ۱۰۱ بار مع اوّل و آخر درود تین تین بار پڑھتے رہیں تاکہ عمل پورا ہو۔

---

48) مسند أحمد، مسند الأنصار، حديث أبى ذر الغفارى رضى الله عنه، رقم الحديث: ۲۱۵۵۱، ۳۳۶/۳۵، مؤسسة الرسالة بيروت
49) المستدرک على الصحيحين للحاكم، كتاب التفسير، تفسير سورة الطلاق، رقم الحديث: ۳۸۱۹، ۵۳۳/۲، دار الكتب العلمية بيروت
50) شعب الايمان للبيقى، التوكل بالله عزوجل...إلخ، رقم الحديث: ۱۲۶۹، ۳۷۶/۲، مكتبة الرشد الرياض
51) الطلاق: ۶۵/۲-۳

اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لئے نجات کی راہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے رزق دے گا جہاں اس کا گمان نہ ہو۔

فائدہ: ان دونوں احادیث کا ایک ہی مضمون ہے۔ آیۂ شریف '' وَمَنْ يَّتَّقِ اللهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۙ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۭ '' پکار کر علی الاعلان دعویٰ کرتی ہے کہ جو شخص خدا سے ڈرتا ہے یعنی اس کے احکام کی پوری پوری تعمیل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر مصیبت میں ذریعۂ نجات مہیا کردیتا ہے اور ایسے طریق سے رزق دیتا ہے جس کا اس کو گمان بھی نہ ہو۔ اسی لئے آنحضرت ﷺ نے یہاں تک زور دیکر فرمایا کہ اگر کل انسان تقویٰ اختیار کرنے لگیں تو بشارتِ الٰہی سے مستفید ہوسکتے ہیں۔ یعنی مہماتِ شاقہ سے نجات اور رزقِ غیبی حاصل کرسکتے ہیں۔

52) مسند أحمد، تتمة مسند الأنصار، ومن حديث ثوبان، رقم الحديث: ۲۲۳۱۳، ۹۵/۳۷، مؤسسة الرسالة بيروت
سنن ابن ماجه، كتاب الفتن، باب العقوبات، رقم الحديث: ۴۰۲۲، ۱۳۳۳/۲، دار احياء الكتب العربية مصر

فائدہ: نعوذ باللہ گناہ کرنا تو خیر بشریت ہے۔ مگر اس کو اچھا سمجھنا، بس رزق سے محرومیت کی نشانی ہے۔

53) تفسير ابن أبى حاتم، سورة الطلاق، قوله تعالى: وأولات الأحمال أجلهن أن يضعن حملهن، رقم الحديث: ۱۸۹۱۳، ۳۳۶۰/۱۰، مكتبة نزار مصطفى الباز المملكة العربية السعودية

فائدہ: خدا کی طرف لوٹنے کے یہ معنی ہیں کہ سب فضائی اغراض کو قطع کرکے ارشادِ الٰہی کی تعمیل میں کمربستہ ہوجائے۔

54) تفسير روح البيان، تفسير سورة الأحزاب، آية: ۵۶، ۲۳۱/۷، دار الفكر بيروت

وہ دو آیات یہ ہیں: اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيْزِ الْوَهَّابِ ۚ اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۖ فَلْيَرْتَقُوْا فِي الْاَسْبَابِ [55] اول و آخر گیارہ بار درود شریف

وظیفہ: ۱۱ سو بار "یا مُغْنِیُ" اول و آخر ۱۱ بار درود شریف۔

دلائل الخیرات شریف: سات احزاب (وظیفوں) پر مشتمل ہے کسی بزرگ سے اجازت لے کر بلاناغہ پڑھیں یہ نہ صرف رزق بلکہ جملہ مشکلات کا واحد وظیفہ ہے۔

انتباہ: شروع کر کے چھوڑ دیا تو پھر اس کا نقصان بھی بہت زیادہ ہے۔

تسخیر یعنی روزی فراخ از غیب: صبح سنتوں سے فارغ ہو کر بار سورۃ فاتحہ معہ تعوذ و تسمیہ اس طرح پڑھیں کہ بسم اللہ شریف کے میم کو الحمد اللہ کے لام سے ملائیں اور الرحمن الرحیم کو تین بار پڑھیں۔ اور ختم سورہ پر آمین تین مرتبہ کہیں اول و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھیں اور یہ عمل اکتالیس مرتبہ پڑھیں۔ انشاء اللّٰہ غیب سے روزی کا سامان ہو جائے گا۔ یہ عمل ایسے وقت شروع کریں کہ نمازِ فجر کی جماعت میں شرکت میسر ہو جائے اس کا ہمیشہ ورد رکھنا فتوحاتِ تسخیرِ عموم کے لئے بہت مفید ہے۔

تجارت میں برکت: تجارت میں برکت کے لئے مندرجہ ذیل وظیفہ بڑا مفید ثابت ہو گا۔ (انشاء اللّٰہ عزوجل)

وَمَنْ يَّبِعْ اٰجِلًا مِّنْهُ بِعَاجِلٍ يَبِنْ لَّهُ الْغَبْنُ فِيْ بَيْعٍ وَّ فِيْ سَلَمٍ [56]

تمت بالخیر

مدینے کا بھکاری: الفقیر القادری ابو الصالح **محمد فیض احمد اُویسی رضوی** غفرلہٗ (بہاولپور۔ پاکستان)

---

55) ص:۳۸/۹-۱۰

ترجمہ: کیا وہ تمہارے رب کی رحمت کے خزانچی ہیں وہ عزّت والا بہت عطا فرمانے والا۔ کیا ان کے لئے ہے سلطنت آسمانوں اور زمین کی اور جو کچھ ان کے درمیان ہے تو رسیاں لٹکا کر چڑھ نہ جائیں۔

56) قصیدہ بردہ شریف کے فضائل و برکات، فصل نہم: طلبِ مغفرت حضور صلی اللہ علیہ وسلم، ص ۷۱، ناشر سیلانی ویلفیئر انٹر نیشنل ٹرسٹ کراچی

جس شخص نے اپنی آخرت کو دنیا کے بدلے بیچ ڈالا تو کچھ شک نہیں کہ اس نے بیع اور سلم دونوں میں بہت بڑا نقصان اُٹھایا ہے۔